سوال

(213) قبرستان میں جوتی پہن کر چلنا درست ہے یا ہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قبرستان میں جوتی پہن کر چلنا درست ہے یا ہیں اور جنازے کی نماز میں سورۃ فاتحہ اور سورہ کا زور سے پڑھنا جس حدیث میں مذکور ہے اس کے راوی ٹھیک ہیں یا نہیں اور اس پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبرستان میں جوتی پہن کر چلنا نہیں درست ہے ۔ منتقی میں ہے ۔ عن بشیر بن الخصاصیة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رأی رجلا یمشی فی نعلین بین القبور فقال یا صاحب السبتیین القھار رواہ الخمسة الا الترمذی ۔ یعنی بشیر ابن خصاصیۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ایک شخص کو کہ وہ جوتی پہنے ہوئے قبرستان میں جارہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے جوتی والے جوتیوں کو ڈال دے اور جنازہ کی نماز میں سورۃ فاتحہ اور سورت کا پڑھنا جس حدیث میں مذکور ہے اس کے راوی ٹھیک ہیں ۔ سورہ فاتحہ کی حدیث کے راوی تو اس واسطے ٹھیک ہیں کہ وہ صحیح بخاری کی حدیث ہے ۔ چنانچہ منتقی میں ہے ۔ عن ابن عباس انہ صلی علی جنازہ فقراء بفاتحة الکتاب قال لتعلموا انہ من السنة رواہ البخاری وابوداؤد والترمذی وصححہ والنسائی وقال فیہ نقل بفاتحة الکتاب وسورة وجھر فلما فرغ قال سنة وحق ۔ یعنی ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو سورہ فاتحہ پڑھی اور کہا کہ سورہ فاتحہ میں نے اس واسطے پڑھی ہے تاکہ تم لوگ جان لو کہ سنت ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اس کو اور روایت کیا اس کو نسائی نے اور اس میں یوں کہا ہے کہ پھر پڑھی ابن عباسؓ نے سورہ فاتحہ اور ایک اور سورہ اور زور سے پڑھی پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ سنت اور حق ہے اور وہ حدیث کہ جس میں سورہ ملانے کا ذکر ہے وہ نسائی شریف کی روایت ہے جیسا کہ اوپر منتقی کی عبارت سے معلوم ہوا اور اس کے راوی اس واسطے ٹھیک ہیں کہ اس کی سند کو علامہ قاضی شوکانی نے نیل الاوطار شرح منتقی میں صحیح کہا ہے، چنانچہ نیل الاوطار میں ہے : قولہ [1] وسورة فیہ مشروعیہ قراء ة سورة مع الفاتحة فی صلوة الجنازة ولا محیص عن المصیر الی ذلک لانھا زیادة خارجة عن مخرج صحیح انتھی ۔ مختصراً ۔ جب ثابت ہوا کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور سورہ کا جہر سے پڑھنا جس حدیث سے مذکور ہے اس کے راوی ٹھیک ہیں اور وہ حدیث صحیح ہے تو اس پر عمل کرنا جائز ہوا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم حررہ محمد عبدالحق ملتانی (سید محمد نذیر حسین)

ھوالموفق :

قبرستان میں جوتی پہن کر چلنے کی ممانعت بشیر بن خصاصیہ کی حدیث مذکور سے صاف ثابت ہوتی ہے اور بعض اہل علم اس حدیث کے مطابق ممانعت کے قائل ہیں اور بعض اہل علم قبرستان میں جوتی پہن کر چلنے کو جائز بتاتے ہیں مگر جس حدیث سے یہ لوگ استدلال کرتے ہیں اس سے ان کا مطلوب ثابت نہیں ہوتا ۔ علامہ ابن حزم کہتے ہیں کہ سبتی جوتی (یعنی مدبوغ

چمڑے کی جوتی جس میں بال نہ ہوں) پہن کر قبرستان میں چلنا حرام وناجائز ہے اور غیر سبتی جوتی پہن کر چلنا جائز ہے لیکن ابن حزم کا بھی یہ قول ٹھیک نہیں کیونکہ سبتی اور غیر سبتی جوتی میں کوئی فارق نہیں ہے۔ امام طحاوی کہتے ہیں کہ حضرت نے جو اس شخص کو جوتی پہن کر چلنے سے منع فرمایا سو یہ ممانعت محمول ہے اس پر کہ اس کی جوتی میں ناپاکی لگی تھی مگر یہ بات بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں پس جو لوگ ممانعت کے قائل ہیں انہیں کا قول مدلل ہے۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں:

(ترجمہ) ''ابن حجر نے کا اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ قبرستان میں جوتیوں سمیت چلنا جائز ہے ابن جوزی نے کہا اس میں جائز و ناجائز کی کوئی بحث ہی نہیں ہے یہ تو ایک واقعہ کی حکایت ہے۔ مجوزین لکھتے ہیں کہ اگر یہ ناجائز ہوتا تو نبی ﷺ اس کو بیان کر دیتے اور یہ بھی احتمال ہے کہ قبرستان کے باہر جوتیوں کی آواز مردہ سنتا ہو اور بشیر بن خصاصیہ کی حدیث سے جو کراہت ثابت ہوتی ہے۔ طحاوی کہتے ہیں ممکن ہے اس کی جوتیاں پلید ہوں ورنہ آنحضرت ﷺ مسجد میں پاک جوتیوں سے نماز پڑھ لیا کرتے تھے قبرستان اس سے زیادہ پاک جگہ نہیں ہے۔''

اور بلاشبہ ابن عباسؓ کی روایت مذکور بالا سے ثابت ہے کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ اور کسی اور سورہ کا پڑھنا سنت و حق ہے اور بلاشبہ یہ روایت بھی قابل عمل ہے لیکن رہی یہ بات کہ سورۃ فاتحہ اور سورہ کو جہر سے پڑھنا چاہیے یا آہستہ۔ سو ابن عباسؓ نے اپنی ایک روایت میں تصریح کردی ہے کہ میں نے فاتحہ اور سورۃ کا نماز جنازہ میں پڑھنا سنت ہے۔ فتح الباری صفحہ 690 میں ہے:

(ترجمہ) ''سعید بن ابی سعید کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی اور الحمد بلند آواز سے پڑھی اور کہا میں نے اس لیے بلند آواز سے پڑھی کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ الحمد پڑھنا سنت ہے ایک اور روایت میں ہے کہ پھر اس کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھا پھر یہ دعا پڑھی اللھم ھذا عبدک الخ پھر فارغ ہوئے تو کہا میں بلند آواز سے جنازہ اس لیے پڑھایا کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ جنازہ کا سنت طریقہ کیا ہے۔''

اور اسی طرح شافعی کی روایت میں ہے، تلخیص الحبیر صفحہ 160 کے حاشیہ میں ہے، وفی[2] روایۃ الشافعی فجھر بالقرأۃ وقال انما جھرت لتعلموا انھا سنۃ ومثلھا للحاکم انتھی بدر اور اسی طرح منتقی ابن الجارود میں بھی ہے۔ عون المعبود شرح سنن ابی داوَد صفحہ 191 جلد 3 میں ہے۔ واخرج[3] ابن الجارود فی المنتقی من طریق زید بن طلحۃ التیمی قال سمعت ابن عباس قراء علی جنازۃ فاتحۃ الکتاب و سورۃ وجھر بالقراء ۃ وقال انما جھرت لاعلمکم انھا سنۃ انتھی۔ پس جب معلوم ہوا کہ ابن عباسؓ نے فاتحہ اور سورۃ کو فقط اس خیال سے زور سے پڑھا تھا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ کا پڑھنا سنت ہے تو اس روایت سے جہر سے پڑھنا نہیں ثابت ہوتا بلکہ آہستہ پڑھنا ثابت ہوتا ہے ہاں اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ جہاں لوگوں کو یہ مسولہ نہ معلوم ہو تو وہاں زور سے پڑھ دینا چاہیے تاکہ لوگ سن کر معلوم کر لیں اور آہستہ پڑھنے کی تائید ابو امامہ کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔

(ترجمہ) ''ایک صحابی نے کہا جنازہ کی نماز میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے پھر تکبیر اولےٰ کے بعد الحمد پڑھے۔ پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر میت کے لیے دعا کرے اور ان تکبیروں میں قرأت نہ کرے پھر آہستہ آواز سے سلام پھیرے۔ حافظ نے تلخیص میں کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس کی تائید ایک اور حدیث سے ہو جاتی ہے۔''

اور آہستہ پڑھنے کی تائید ابن سلمۃ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ السنۃ[4] علی الجنازۃ ان یکبر الامام ثم یقراء القرآن فی نفسہ الحدیث رواہ ابن ابی حاتم فی العلل ذکرہ الحافظ فی التلخیص صفحہ 160۔ انہیں روایات کی وجہ سے جمہور کا یہ مذہب ہے کہ نماز جنازہ میں فاتحہ اور سورہ جہر سے پڑھنا مستحب نہیں ہے۔ نیل الاوطار صفحہ 298 جلد 3 میں ہے۔ وذھب[5] الجمھور الی انہ لایستحب الجھر فی صلوۃ الجنازۃ و تمسکوا بقول ابن عباس المتقدم لم اقرأ ای جھرا الا لتعلموا انہ سنۃ و بقولہ فی حدیث ابی امامۃ سرا فی نفسہ انتھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ اور سورۃ کا پڑھنا بھی درست ہے اور اس کو قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کیونکہ یہ زیادت صحیح سند سے ثابت ہے۔

[2] آپ نے بلند آواز سے قرأت کی اور کہا میں نے اس لیے بلند اواز سے قراء ت کی کہ تم کو معلوم ہوجائے جہر سے قرأت کرنا سنت ہے۔

[3] ابن عباسؓ نے ایک جنازہ پر الحمد اور سورۃ بلند آواز سے پڑھی اور کہا کہ میں نے اس لیے بلند آواز سے قرأت کی کہ تم کو معلوم ہوجائے بلند آواز سے قرأت کرنا سنت ہے۔

[4] جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے پھر آہستہ آواز سے قرآن پڑھے۔

[5] جمہور کا مسلک یہ ہے کہ جنازہ میں بلند آواز سے قرأت مستحب نہیں ہے اور انہوں نے ابن عباس اور ابوامامہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

فتاوی نذیریہ

جلد01ص660

محدث فتویٰ